قانون کی بھی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ نے اپنی آواز میں علم و عمل کی آمیزش سے وہ بلند آہنگی پیدا کی جس سے سخت سے سخت قلوب بھی پانی پانی ہوگئے۔ چنانچہ آپ کی عملی کیفیت ملاحظہ ہو قرآن نے اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا کہکر وعدہ خلافی سے بازرہنے کی تعلیم دی۔ اور آپ اس پابندی سے اسپر عمل پیرا ہوئے کہ ایک شخص عبداللہ بن ابی الحمساء کے وعدہ پر تین روز تک آپکو ایک جگہ قیام کرنا پڑا (ابوداؤد) اسی طرح آپ نے مختلف غزوات میں مخالفین سے جو عہد و پیمان کئے تھے انکا بھی ہر حالت میں پاس کرکے مہذب سلطنتوں کے لئے قابل اتباع مثالیں قائم کردیں۔

(جود و کرم) قرآن شریف نے باب اخلاق میں جود و سخا کو نہ صرف تحسین نظر سے دیکھا بلکہ انسانی فلاح و بہبود کیلئے اسکو واحد ذریعہ قرار دیا۔ ارشاد ہے۔ لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون۔ تم لوگ ہرگز فلاح کو نہیں پہنچ سکتے جبتک کہ اپنی محبوب ترین چیز کو خدا کی راہ میں صرف نہ کردو۔ اس اسوہ کو بھی ہم آپ کے اندر نمایاں طور پر پاتے ہیں ایک مرتبہ آپ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ اے ابوذرؓ اگر احد کا پہاڑ میرے لئے سونیکا کردیا جائے تو میں یہ کبھی پسند نہ کرونگا۔ کہ تین راتیں گذرجائیں اور اسمیں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے۔ لیکن ہاں وہ دینار جسکو میں ادائے قرض کیلئے رکھ چھوڑوں (بخاری)

آپ کی یہ عادت تھی کہ نقدی کے آتے ہی اسکو خیرات کرنا شروع کردیتے تھے جب تک کل خدا کی راہ میں خرچ نہ کردیتے اطمینان سے نہیں بیٹھتے تھے۔ ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھکر آپ فوراً گھر میں تشریف لیگئے اور پھر فوراً ہی نکل بھی آئے لوگوں کو تعجب ہوا اسپر آپ نے وجہ بتائی کہ گھر میں کچھ سونا رہ گیا تھا گمان ہوا کہ کہیں رات نہ ہوجائے اور وہ گھر ہی میں پڑا رہے اسلئے خیرات کردینے کیلئے کہہ آیا ہوں۔ ایک دفعہ آپ صحابہ کرامؓ کے مجمع میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک بدو آیا اور گردن مبارک کی چادر کو زور سے جھٹکا دیکر کہنے لگا کہ اے محمد! یہ مال نہ تیرا ہے اور نہ تیرے باپ کا لا اسمیں سے ایک اونٹ کا بوجھ مجھے دے۔ محسن عالم بجائے اسکے کہ بدو کی اس ناشائستہ حرکت پر برافروختہ ہوتے نہایت نرم دلی اور خندہ پیشانی سے اسکے اونٹ کو جو اور کھجوروں سے لدوا دیتے ہیں (ابوداؤد)

(زہد و صبر) فخر عالم کے صبر و اتقا کی یہ کیفیت تھی کہ اکثر گھر میں فاقہ رہتا اور رات کو تو اکثر آپ مع اہل و عیال کے بھوکے سوتے تھے ترمذی میں ہے۔ كان رسول الله يبيت الليالي المتتابعة طاويا هو واهله لا يجدون عشاء دو دو مہینے تک متواتر گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ اسپر عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آخر گذارا کسپر ہوتا تھا تو جواب دیا کہ کبھی کبھی ہمسائے بکری کا دودھ بھیجدیتے تھے ورنہ ہمیشہ پانی اور کھجور پر بسر ہوتی تھی بخاری شریف کی بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ سرور کائنات نے مدنی زندگی میں کبھی دو وقت سیر ہوکر روٹی نہیں کھائی اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ صبح ازواج مطہرات کے پاس تشریف لاتے اور پوچھتے کہ آج کچھ کھانیکو ہے عرض کرتیں کہ نہیں تو آپ فرماتے اچھا میں نے روزہ رکھ لیا (مسند ابن حنبل) صحابہ کرام نے بارہا شہنشاہ دو عالمؐ (فداہ ابی وامی) کے شکم مبارک پر شدت گرسنگی سے پتھر بندھے ہوئے دیکھے۔ باوجودیکہ آپ تاج و تخت کے ساتھ زبردست ملکوتی اور قدسی طاقتوں کے بھی مالک تھے لیکن اسپر بھی نہایت افلاس کی زندگی بسر کی اور ایک بشر ہوتے ہوتے دنیا کے بیجا عیش و تنعم سے باوجود قدرت رکھنے کے کنارہ کشی اختیار کی۔ آپ ہمیشہ سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ اور پرہیزگاری کو اصل لباس شمار کرتے تھے شب کو چمڑے کے بستر پر جسمیں کھجور کا پھوس بھرا ہوتا تھا آرام فرماتے اور کبھی ٹاٹ کے ٹکڑے کو دوہرا کرکے بچھا لیتے تھے۔ متذکرہ صدر واقعات اخلاق کے اس زریں پہلو کا عملی مرقع ہیں جسکا ذکر ذیل کی آیت میں ہے یاایها الذين امنوا

اصبروا وصابروا ورابطوا۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (آل عمران رکوع ۲۰)

(رافت و رحمت) عفو و درگزر کا مادہ آپ کی فطرت ثانیہ تھی اور رحمدلی بھی آپ کی ایک ممتاز صفت تھی ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ طائف میں وعظ کیلئے تشریف لیگئے تو انہوں اور پتھروں کے سیلاب آپ کے استقبال کو آئے راستے کے دونوں طرف لوگ کھڑے تھے اگر کہیں زخموں سے چور ہو کر بیٹھتے تو محسن ناشناس دونوں بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ محسن دوجہاں جو قدم اٹھاتے اور ساتھ ہی پتھروں اور گالیوں دشنامیوں کی بارش شروع ہوجاتی۔ ایک جگہ جبکہ صاحب مقام محمود بے ہوش ہو گئے تو حضرت زیدؓ پشت پر اٹھا کر (آہ کتنا دل خراش منظر ہے) آبادی سے باہر لائے۔ جب واپس پھرے تو آقا نے غلام سے چپکے چپکے یہ فرما رہے تھے " زیدا میں خدا سے ان لوگوں کا برا کیوں چاہوں۔ اگر یہ نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں ضرور خدا پر ایمان لائینگی گویا کہ آپ نے لا اکراہ فی الدین کی عملی تعلیم دی۔

جنگ احد مسلمانوں کے سے قیامت کا نمونہ تھی خواتین قریش نے شہیدان اسلام کے ناک اور کان کاٹ کے ہار بنائے اور ابو سفیان سپہ سالار قریش کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکالا اور دانتوں سے چبا گئی۔ اسی جنگ میں حضور کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپکو غار میں گرا دیا گیا جس سے آپ کا چہرہ اور پیشانی مبارک بری طرح زخمی ہوئی۔ اسپر صحابہ کرامؓ نے بددعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا انی لم ابعث لعانا ولکن بعثت داعیا و رحمۃ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ یہی جواب آپ نے ملک الجبال کے سامنے دیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے رحمت عالمیان! اگر آپ حکم دیں تو طائف کی ان دونوں پہاڑیوں کو چشم زدن میں ٹکرا کر ان فاحشہ بے سامان کو کیفر کردار تک پہنچا دوں لیکن آپ نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پر عمل کرکے عفو و درگزر کا بے نظیر نمونہ پیش کیا۔

الغرض یہ مقصد پیش نظر کا ایک مختصر سا خاکہ ہے ورنہ اسکی تکمیل کیلئے تو دفاتر چاہئیں۔ سچ ہے ع ہر چند وصفت میکنم در حسن زاں زیباتری۔ اسلئے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قرآن شریف کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی شوکت رفتہ اور عظمت دیرینہ حاصل کریں۔ ہاں اے مسلم ہندی! اسے

عظمت اخلاق وہ عظمت ہے جو فانی نہیں — دل کہاں وہ دل کہ جس میں اسکی تابانی نہیں
بنگیا پیکر اگر تو سیرت و اخلاق کا — سامنے جھک جائیگا تیرے علم آفاق کا

مذہب و سائنس

(از مولوی عبداللطیف صاحب حصاری متعلم رحمانیہ)

حضرات ہر عنوان اپنے معنون کے لئے ایک تعبیر ہوتا ہے جس سے معنون کی حقیقت کا انکشاف کلی ہوجاتا ہے میرا عنوان جو دو مختلف لفظوں سے شروع ہوتا ہے جسطرح وہ دو لفظ صورت میں باہمی اختلاف رکھتے ہیں اسیطرح اپنے مفہوم اور مسمی میں بھی کافی